کوسووو کا بحران کس طرح حل کیا جائے؟ ضروری ہے کوسووو کی آزادی کو محفوظ اور برقرار رکھنے کے لیے بھرپور اور مسلسل فوجی کارروائی ہو۔ مائیلوسیوچ اور اس کے رفقا' طاقت کی زبان کو سمجھتے ہیں۔ بوسنیا کے اندر دو لاکھ انسانوں کا خون بہانے کے باوجود وہ برسراقتدار اسی لیے ہے کہ اسے مغربی ممالک کی پشت پناہی حاصل ہے۔ ناٹو کے طیارے اور میزائل بلغراد کو مجبور کر سکتے ہیں کہ وہ نہتے باشندوں کا قتل عام بلکہ نسل کشی بند کرے۔ یورپ کا مفاد بھی اسی میں ہے۔ اقتصادی بحران کے دہانے پر کھڑے اہل یورپ کو اپنے آپ کو ایک جنگ کے اندر نہیں جھونکنا چاہیے۔

امت مسلمہ کے سربراہوں' فوجی طاقتوں کے حامل مسلم ممالک اور تازہ تازہ ایٹمی دھماکے کرنے والے پاکستان کے کردار کا کیا تذکرہ کیا جائے۔ اگر یہ سب مل کر کوئی موقف اختیار کریں تو صورت حال پر واضح اثر ڈال سکتے ہیں۔ لیکن جو کشمیر اور فلسطین پر سودے کر رہے ہیں' وہ کوسووو میں کوئی کردار کیوں ادا کریں۔ لیکن امت کے بیدار عناصر کو اپنا فریضہ ادا کرنے میں کوتاہی نہیں کرنا چاہیے۔ اپنے اپنے ملکوں میں بھی حکومتوں پر دباؤ ڈالیں اور منظم ہو کر' بین الاقوامی اداروں کو بھی اقدام پر آمادہ کریں۔

ان حالات میں کوسووو لبریشن آرمی کے مجاہدین پر آفرین ہے۔ مغربی اخبارات کے جو نمایندے ان سے مل کر آتے ہیں' ان کے حوصلے اور عزم کی داستان سناتے ہیں۔ وہ مکمل آزادی سے کم کسی چیز پر راضی نہیں ہیں۔ اور مزید قربانیوں کے لیے تیار ہیں۔

ملائشیا کی صورت حال

اظہر اقبال

نائب وزیر اعظم انور ابراہیم کی برطرفی' گرفتاری' الزامات' مقدمات اور اس پر عوامی ردعمل نے ملائشیا کو عالمی ذرائع ابلاغ کی توجہ کا مرکز بنا دیا ہے۔ ملائشیا جنوب مشرقی ایشیا کی مسلم اکثریتی ریاست ہے جسے تاریخی طور پر ملایا کہا جاتا رہا ہے۔ یہ اپنی سیاسی آزادی کے لحاظ سے عمر میں پاکستان سے دس سال چھوٹی ہے اور آبادی کے لحاظ سے کراچی سے کچھ زیادہ تقریباً ۱۸ ملین (ایک کروڑ اسی لاکھ) اور رقبے کے لحاظ سے مشرقی ملائشیا (صباح اور سراوک) کو ملا کر بہ مشکل ۳ لاکھ ۳۳ ہزار مربع کلومیٹر ہے جس میں دو لاکھ مربع کلومیٹر صباح اور سراوک کا علاقہ ہے۔ گویا اصل جزیرہ ایک لاکھ ۳۳ ہزار مربع کلومیٹر ہے۔ رقبے کی کمی' آبادی کی قلت اور مختصر سیاسی آزادی کے باوجود جنوب مشرقی ایشیا ہی نہیں پورے عالم اسلام میں معاشی ترقی کی تیز رفتاری اور جمہوری روایات کے حوالے سے اسے ایک ممتاز مقام حاصل رہا ہے۔ ملائشیا کے وزیر اعظم ڈاکٹر مہاتیر محمد نے مغرب پر اپنی بے باک تنقید کی بنا پر عالم اسلام میں ایک باوقار قائد کا مقام حاصل کیا اور ملائشیا کو بطور ایک معاشی ماڈل کے پیش کیا جانے لگا۔